پاکستانی جیلوں میں اصلاحی عمل

(موجودہ صورتحال اور اسلام سے راہنمائی کی صورتیں)

Reformation System in Pakistani Jails: Current Situation and Forms of Guidance from Islam

Abdul Rehman Bhatti
Phd Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sarghoda: arbphd02@gmail.com
Dr. Feroz-ud-Din Shah
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Sarghoda: mferozshah@yahoo.com

Abstract

This article explores the present condition of Pakistani prisons regarding the rehabilitation and reformation of criminals. It is observed that a criminal after spending his prison's period again commits crime in society that shows deficiencies in rehabilitation and reformation systems of prisons. The objective is to suggest recommendations to improve religious segment of reformation of criminals. For this purpose, the existed religious syllabus and relevant activities of prisons are analyzed. This is qualitative research and data is gathered from primary and secondary sources. Primary sources include surveys of different prisons in the province Punjab and secondary sources include books, articles and online sources. The recommendations of this study can be applied in other provinces of Pakistan because there is similar religious reformation system across Pakistani prisons. The study suggests that religious syllabus of prisons can be improved by adding more contents from Qur'an and Hadith about different crimes as well as reward and punishment in hereafter. To accept reformation during imprisonment, willingness is the foremost condition and willingness usually considered as coming from religious education. Furthermore, renowned religious scholars should be invited in prisons because criminals show their keen interest in participating in religious programmes. Religious officers should be appointed in every prison to preach inmates.

Keywords: Imprisonment, Punishment, Prisoner's rehablitaion, Law braker, Pakistan's prisions, Islamic punishments, Islamic teachings

جیلوں میں مجرموں کی ذہن سازی اور اصلاحی عمل بارے جاننے سے پہلے جیلوں کے بارے میں مختصر معلومات کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان میں جیلوں کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔ پاکستان میں نظام جیل

خانہ جات کی ابتداء ایکٹ جیل خانہ جات 1894ء اور ایکٹ مجرمان 1900ء کو 1974ء میں پاکستان بننے کے بعد مِن و عَن اختیار کر لینے کی شکل میں ہوئی یہ نظام برطانوی عہد کی یادگار ہے۔ اس نظام کے تحت سیاسی مخالفین کو ظلم کا نشانہ بنایا جاتا اور ان کو بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا اور اپنے مخالفین کو ہر قسم کی اذیت پہنچائی جاتی اور زِیر کرنے کے لیے غیر انسانی سلوک کرنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا اور ان کو رام کرنے اور ذاتی مفادات کے لیے بے دریغ تشدد کیا جاتا۔ جب ہم قیدیوں اور مجرموں کی اصلاح کے بارے میں بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں جیلوں کے بارے میں کی گئی قانون سازی میں درج ترجیحات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے کہ اس قانون میں جیل کے مقاصد کیا ہیں اور کن امور کے بارے میں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ پاکستان کے تمام صوبوں کی جیلوں میں مجرموں کی اصلاح کے بارے میں زیادہ تلقین نظر نہیں آتی ہے۔

The laws dealing with the establishment and management of prisons are out-dated. Many of the provisions of the manual are self-contradictory and simply cannot be enforced."[1]

جیلوں کی تشکیل و تعمیر اور انتظام و انصرام کے قواعد و قانون انتہائی فرسودہ ہیں۔ اس مینول کے بہت سے حصے آپس میں متصادم ہیں اور ایک دوسرے کی نفی کرتے ہیں اور یوں مینول قابلِ نفاذ نہیں ہے۔

آج بھی جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح سے زیادہ ان کو محصور رکھنا زیادہ اہم تصور کیا جاتا ہے۔ ان کو سلاخوں کے پیچھے ہی رکھنا اصل ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ قانون بناتے وقت جدید دور کے تقاضوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے اور مجرموں کی اصلاح اور ان کو دوبارہ معاشرہ کا مفید رکن بنانے کے لیے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کیے گئے۔ جیلوں کے اندر ماحول اصلاحی عمل کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ صحت مند جسم اور ماحول ہی انسان کی سمجھنے اور سوچنے کی صلاحیت کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ پاکستانی جیلوں میں ماحول کا طائرانہ جائزہ یوں ہے۔

پاکستان چونکہ ایک ترقی پزیر ملک ہے اس لیے قیدیوں کو بہت اعلیٰ خوراک پہنچانا ممکن نہیں اس کے بر عکس جیل حکام کی ملی بھگت سے اکثر قیدی ناقص خوراک کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔

"The food supplied in jails is of deplorably low quality .Most prisoners find it unfit for consumption and it is a case of their frequent complaints."

[1]- Jilani, Anees. The State of Prisons, Daily Times, October 10, 2009.

جیلوں میں قیدیوں کو مہیا کی جانیوالی خوراک افسوسناک حد تک غیر معیاری، غیر مفید، ناکافی اور غذائیت سے خالی ہوتی ہے۔قیدیوں کی زیادہ تعداد کے نزدیک ایسی خوراک ناقابل استعمال ہوتی ہے۔اوران کی اکثر شکایات کی وجہ بھی یہی ہے۔

جس طرح خوراک انسانی صحت کے لیے منفی اور مثبت اثرات کی حامل ہے بالکل اسی طرح رہائش کا مسئلہ بھی اہمیت کا حامل ہے اگر قیدیوں کو مناسب رہائش فراہم نہ کی جائے تو ان کے بیمار ہونے کا خدشہ لاحق ہو جاتا ہے نیند کی کمی کی وجہ سے چڑچڑاپن عام ہو جاتا ہے اور اس ماحول میں اصلاحی عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔

"Living conditions of Punjab jails are distressing as these are devoid of basic amenities."

(پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کے رہنے کے حالات انتہائی مایوس کن اور بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔)

پنجاب کی تمام جیلیں اپنی گنجائش سے کہیں زیادہ مجرموں کو پناہ دیئے ہوئے ہیں۔جیل ذرائع کے مطابق 50 فیصد سے زائد قیدی اور حوالاتی بخار کھانسی، نزلہ اور دیگر موذی امراض میں مبتلا ہیں۔[2]

جیل میں انسان اپنے کئے ہوئے جرائم کی وجہ سے اپنے انجام تک پہنچنے کیلئے قانونی گرفت میں لاکر بند کئے جاتے ہیں تاکہ ان کی اصلاح کی جاسکے اور وہ مجرم معاشرے کا ایک فعال اور مفید وجود بن سکیں در حقیقت جیل ایک درس گاہ ہے جس میں اصلاح کیلئے اُن لوگوں کو بند کیا جاتا ہے جو معاشرے کو افراتفری اور ابتری کا شکار بنارہے ہوتے ہیں۔

پاکستانی جیلوں میں اصلاحی عمل

مجرموں کو سلاخوں کے پیچھے محصور کر دیناہی اصل مقصد نہیں ہے بلکہ ان کو دوبارہ جرم سے باز رکھنا اور ان کے ذہنوں میں منفی سرگرمیوں کے خلاف نفرت پیدا کرناہی زیادہ اہم ہے۔پاکستانی جیلوں میں مجرموں کی اصلاح کا عمل جاری ہے۔سب سے زیادہ اور قدیم طریقہ مجرموں کو مذہبی تعلیمات سے روشناس کرواکر کیا جارہاہے۔اس کے علاوہ نصابی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیاہے۔ووکیشنل یاپیشہ وارانہ تربیت پر بھی حالیہ سالوں میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

2.Baath, Muhammad Younus. *Prisons Lack Standard Treatment Facilities*. Daily Pakistan, January 01, 2017.

اصلاحِ مجرم بذریعہ مذہبی تعلیم و تربیت

ہمارے ہاں مسلمانوں کی واضح اسلامی تعلیم سے ناآشنا ہے جس کی وجہ معاشرے میں نت نئے مسائل پیدا ہو رہے۔ جہالت کو ہی تمام معاشی بدحالی اور بدامنی کا الزام دیا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ اسلام کے پیغام سے بالکل لاعلم ہے اور اس کو اسلام کے بنیادی اصول و ضوابط کا ہی علم نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جلدی گناہوں کی دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور معاشرے کا ایک بہت سارا حصہ اس کے کرتوتوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اور ایک آدمی کی جہالت کی سزا بہت سارے لوگ برداشت کرتے ہیں۔ آئی جی جیل خانہ پنجاب کے دفتر میں پرزن ریکارڈ آفس کے انچارج سید اعجاز بخاری کے مطابق:

"جیلوں میں آنیوالے قیدیوں میں سے اکثریت اسلامی بنیادی علوم سے بالکل ناواقف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر قیدیوں کو پہلا کلمہ طیبہ بھی نہیں آتا اور وہ اسلامی تعلیم کے حوالے بالکل جاہل ہوتے ہیں۔ ان کو تو نہ ہی عبادات کا طریقہ آتا ہے اور نہ ہی اسلامی آداب و اخلاقیات کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ جو تھوڑے بہت دینی علم رکھتے ہیں وہ بھی صرف عبادات کے طریقوں اور ان کی ادائیگی تک محدود ہوتا ہے۔"[3]

جب افرادِ معاشرہ کی یہ حالت ہوگی کہ وہ اسلام کی اساس سے بھی ناآشنا ہونگے تو معاشرہ میں جرائم کو بڑھنے سے روکنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لوگ دوسرے لوگوں کے حقوق سے واقفیت نہیں رکھتے اور نہ دوسروں کے حقوق کی پامالی کو کوئی جرم اور گناہ تصور کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں امن و امان کی صورتحال بہتری کی بجائے تنزلی کی طرف رواں دواں ہو جاتی ہے اور ایسا ماحول ہی مجرموں کی نرسریاں ثابت ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محمد یعقوب جوڑا کہتے ہیں:

"بارہ معلم مقرر ہیں جو قیدیوں کی اصلاح کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں علاوہ ازیں قیدیوں میں جو کوئی پڑھا لکھا ہو وہ بھی ان معلموں کے ساتھ مل کر تدریس میں مصروف ہے۔ قیدیوں میں سے ستر فیصد لوگ بنیادی دینی تعلیمات کا بھی علم نہیں رکھتے تو ان کو قید کے عرصہ میں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کروایا جاتا ہے۔"[4]

---

[3]۔ بخاری، سید اعجاز، ذاتی انٹرویو، انچارج ریکارڈ برانچ اسیران، آئی جی جیل خانہ جات آفس، لاہور۔
Bukhari, Syed Ijaz, *Personal Interview*, Incharge Record Branch Aseeran, IG Jails, Lahore.

[4]۔ جوڑا، محمد یعقوب، ذاتی انٹرویو، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل، لاہور۔

جن میں کلمہ، وضو، غسل اور نماز وغیرہ کے مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسلام نے نہ صرف قیدیوں کی تعلیم کو مستحسن نظروں سے دیکھا ہے اس سلسلے میں حضرت یوسفؑ کی تعلیم و تبلیغ اور ساتھی قیدیوں کی اصلاح و تربیت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے اور قرآن مجید میں اس کی تفصیل درج ہے کہ کس طرح حضرت یوسفؑ نے اپنے ساتھی قیدیوں کے عقائد کی اصلاح کی۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے سزا کا بنیادی مقصد تہذیب ہے، تعذیب کا درجہ ثانوی ہے اس لیے شریعت اسلامی میں قیدیوں کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ ان کے لیے تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاوے انہیں کوئی مفید اور جائز ہنر سنایا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شکل میں جو نظام انسانیت کی اصلاح کے لیے مرحمت فرمایا ہے اور نبی رحمت ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس سے بہتر کوئی دوسرا انظام نہیں ہو سکتا۔ خود حضور ﷺ کی تعلیمات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے مثلاً ثمامہ بن آثال کو جب مسجد نبوی کے ساتھ بطور سزا باندھا گیا تھا تو حضور ﷺ کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر ثمامہ ایمان لے آیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابو ذر غفاری اور شرجیل حضور ﷺ سے تربیت پا کر وقت کے بہترین استاد ثابت ہوئے حالانکہ اس سے پیشتر ان کی زندگیاں مجرمانہ و باغیانہ تھیں اسی طرح خلفائے راشدین بھی قیدیوں کی دعوت واصلاح کا خصوصی انتظام فرماتے تھے۔ دعوت و اصلاح کے اس اسوہ رسول ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کے تمام صوبوں کی جیلوں میں دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسلم قیدیوں کے ساتھ غیر مسلم قیدیوں کی مذہبی تعلیم کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور ان کے مذاہب کے مطابق ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ان کو اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے۔

مسلمان قیدیوں کو بنیادی عقائد، کلمہ، نماز، وضو، غسل، قرآن پاک ناظرہ، حفظ اور ترجمہ قرآن کی باقاعدہ کلاسز پڑھائی جاتی ہیں اور جیل میں معلم حضرات مرکزی جگہ پر پڑھے لکھے قیدیوں کی مدد سے تعلیم دیتے ہیں۔ شہباز مقصود حوالاتی کا کہنا تھا:

”جیل میں قیدیوں کے لیے نماز کا انفرادی اور اجتماعی انتظام ہوتا ہے۔ مسجد میں سزائے موت کے قیدیوں کے علاوہ تمام قیدی جمعہ اور عیدین کے موقع پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ پڑھ لکھے معلمین جیل انتظامیہ کی مدد سے قیدیوں کو

Jorha, Muhammad Yaqoob. *Personal Interview*, Deputy Superintendent District Jail, Lahore.

درس دیتے ہیں امامت بھی کرواتے ہیں ان کے پاس حاضری کا رجسٹر بھی ہوتا ہے جس سے اسیر ان کی حاضری بھی معلوم ہوتی رہتی ہے اور انکی اصلاح کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔"[5]

جیلوں میں قیدیوں کی روش کو بدلنے اور جیل سے باہر آکر معاشرے کا ایک مفید رکن بنانے کے لیے مذہبی تعلیمات کو قیدیوں تک پہنچانے کا ندوبست کیا گیا ہے۔ پاکستان میں چونکہ واضح اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لیے اسلامی تعلیمات کے ذریعے قیدیوں کے ذہنوں کو بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسلمان قیدیوں کے لیے نماز و قرآن کا اہتمام کے علاوہ دروس کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔ قاعدہ 679-681 کے تحت مذہبی تعلیم تمام قیدیوں کے لیے لازمی قرار دی گئی ہے۔[6]

محکمہ جیل خانہ کی طرف سے تمام جیلوں میں مذہبی استاد تعینات کیے گیے ہیں جو قیدیوں کو بنیادی عقائد ،کلمہ و نماز ،وضو اور غسل کی تربیت دیتے ہیں قرآن پاک ناظرہ، ترجمہ قرآن اور حفظ قرآن کی باقائدہ کلاسز ہوتی ہیں اس نیک عمل میں سرکاری معلم کے علاوہ پڑھے لکھے قیدی بھی حصہ لیتے ہیں۔ ہر سینٹرل جیل میں ایک سے دو سرکاری معلم تعینات ہوتے ہیں جنکی تعلیم کا معیار ایف اے اور درسِ نظامی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں قیدیوں کی تعلیمی صلاحیت کو جانچنے کے لیے باقاعدہ امتحانات بھی لیے جاتے ہیں تاکہ پرکھا جاسکے کہ جیلوں میں تعلیمی عمل کو قیدی کتنا سیکھ رہے ہیں۔ اس امتحان کمیٹی میں سپرنٹنڈنٹ جیل / ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، ضلع کا خطیب اوقاف کے محکمے سے، پنجاب گورنمنٹ یا اسکا نامزد کردہ شخص، مقامی کالج کا پرنسپل یا اسکی طرف سے نامزد کردہ ایک لیکچرر اور گورنمنٹ کا ایک نمائندہ شامل ہوتا ہے۔[7]

جیلوں میں لیے جانیوالے تعلیمی امتحانات میں ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن اور تعلیم القرآن شامل ہیں ان میں سے تعلیم القرآن کے نصاب کو 4 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا کورس: اسلام کیا ہے؟ یہ کورس درج ذیل دس اسباق پر مشتمل ہے

"سچا دین اللہ کے نزدیک، اسلامی عقائد، ارکانِ اسلام، اللہ پر ایمان، حضرت محمد ﷺ، ایمان و عمل ،اسلامی اخلاق، اسلامی معاشرت، ایک مسلمان کے دوسرے پر حقوق، اسلام اور دیگر مذاہب"

[5] ۔ مقصود، شہباز، ذاتی انٹرویو، حوالاتی ڈسٹرکٹ جیل لاہور۔

Maqsood, Shahbaz. *Personal Interview*, Referral Officer, District Jail, Lahore

[6] . Pakistan Prison Rule (Govt. of Pakistan). 294

[7]. Pakistan Prison Rule (Govt. of Pakistan). 103

چونکہ یہ ابتدائی نوعیت کا کورس ہے اس لیے اس میں مختصر طور پر ایمان، عقائد، ارکانِ اسلام اور اخلاقیات کے بارے میں بیان کیا گیا ہے تاکہ سمجھنے اور یاد کرنے میں سہولت رہے۔ اس کورس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور توحیدِ باری تعالیٰ کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے جو کہ ارکانِ اسلام میں سب سے پہلے آتا ہے۔ بہت سارے قیدی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو کلمہ طیبہ بھی صحیح طریقے سے پڑھنا نہیں آتا اس کے بعد نبی آخر الزمان کی رسالت پر ایمان اور اس کے تقاضوں کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے اور حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے متعلق مختلف پہلوؤں کے متعلق دروس کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ایمانیات کی تعلیم کے بعد اسلامی معاشرت اور آداب و اخلاق کے بارے میں قیدیوں کو تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کو سمجھ کر اس پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں سرخروئی اور کامیابی حاصل کر سکیں۔ ان قیدیوں کو جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو اسلامی معاشرت کے اصولوں سے بتایا جاسکے کہ اسلام کس طرح دوسرے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا خیال رکھتا ہے۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں۔

دوسرا کورس: اسلام کیا ہے؟

دوسرا کورس بھی **"اسلام کیا ہے"** ہے۔ لیکن یہ ثانوی کورس ہے اور اس کے بھی پہلے کورس والے عنوان ہیں لیکن یہ پہلے کورس کی نسبت زیادہ مفصل ہے اور قرآن و حدیث کے ذریعے مزید وضاحت کی گئی ہے اس کورس میں دنیا میں پائے جانیوالے دوسرے مذاہب کا اسلامی اخلاقیات اور آداب سے موازنہ کیا گیا ہے کہ کس طرح اسلامی اخلاق و آداب دوسرے مذاہب کی نسبت زیادہ جامع اور مؤثر ہیں۔ اور ان پر عمل کر کے انسان کس طرح ایک امن و سلامتی والی زندگی گزار سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کورس میں کچھ روزمرہ کی دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں اور پھر وہ امتحان میں سنی جاتی ہیں۔

تیسرا کورس: اسلام کیا چاہتا ہے؟

اس کورس کے بھی دس اسباق ہیں جن کے عنوان مختلف ہیں اسلام کے آداب صفائی و طہارت، صحت و حفظان صحت، کھانے پینے کے آداب، عیادت و تیمارداری کے احکامات، لباس کے آداب، آداب نشست و برخاست، ملاقات و گفتگو کے آداب، آداب مجلس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ کورس اسلامی آداب پر مشتمل ہیں اس میں زندگی کے تمام تر معمولات میں جو طرز عمل اسلامی قوائد و ضوابط کے مطابق ہونا چاہئیں کی تعلیم دی گئی ہے اس کے علاوہ چند

ضروری دعائیں اور روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے جملے جو ایک مسلمان کی گفتگو میں ہونے چاہیئے کی تعلیم دی گئی ہے۔

چوتھا کورس: اسلام کا نظام عدل وتعزیرات

اس کورس میں بھی دس اسباق ہیں۔ اسلام کا نظامِ تعزیرات، نظامِ شہادت، قتل و خودکشی، بدکاری، محرمات و سزائیں، سرقہ وڈکیتی، شراب وجواء، جائز اور ناجائز تجارتیں، اسلامی سزاؤں کے متعلق چیدہ چیدہ نکات ذہن نشین کروائے جاتے ہیں۔

پانچواں کورس: انبیائے قرآن

اس کورس میں بھی دس اسباق ہیں جن میں حضرت آدمؑ سے حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس میں انبیاء کے حالات زندگی، دعوت و تبلیغ کا طریقِ کار اور مقام دعوت کے سترہ معلومات افزاء نقشہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ نصاب تعلیم القرآن کی فراہمی کا کام ایک تنظیم "تعلیم القرآن خط وکتابت سکول" کرتی ہے۔ تعلیم خط وکتابت سکول اپنی نوعیت کا پہلا سکول ہے جس میں بذریعہ خط وکتابت تعلیم دی جاتی ہے۔ جیلوں میں بھی بذریعہ خط وکتابت تعلیم القرآن کے کورس میں قیدیوں کا داخلے کیے جاتے ہیں اور انکو نصاب سے متعلقہ تمام کورس کی کتابیں فراہم کر دی جاتی ہیں اور جیل انتظامیہ کی جانب سے مقرر کردہ اساتذہ پڑھے لکھے قیدیوں کی مدد سے تعلیم القرآن کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن

ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن پنجاب کی تمام جیلوں میں قیدیوں کو دینی، اخلاقی اور اصلاحی تعلیم وتربیت فراہم کرتی ہے اس کے تحت جیلوں میں قیدیوں کو درسِ نظامی مختلف درجات، حفظ قرآن، کلاس ترجمہ، قرآنی قائدہ ،ناظرہ قرآن، تعلیم اسلام مسائلِ طہارت، نصاب جیل وتربیت نائب معلمین کی کلاسیں کروائی جاتی ہیں نیز جیلوں کے اکثر مستحق قیدیوں کو قائدہ قرآن پاک اور دیگر دینی وتربیتی کتب ادارہ فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح جن جیلوں میں خواتین موجود ہوتی ہیں انکی دینی تعلیم وتربیت کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے اور تربیت یافتہ خواتین اساتذہ اس کام کے کے لیے موجود ہوتی ہیں۔ جیلوں میں مذہبی تعلیم وتربیت کے حوالہ سے ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن کے چیئرمین راؤ شوکت علی کا کہنا ہے کہ پنجاب کی تمام سنٹرل جیلوں میں جمیعت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی قیادت میں تین سے چار

معلم قیدیوں کی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور ڈسٹرکٹ جیلوں میں دو سے تین معلم تعلیم و تربیت کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ اور اس کے نہائت ہی اعلیٰ نتائج بر آمد ہو رہے ہیں۔[8]

معلم غلام صابر کہتے ہیں کہ جیلوں میں آنیوالے قیدیوں کی اکثریت کلمہ اور اسلام کے بنیادی عقائد سے ناواقف ہوتی ہے۔ یہاں فراہم کی جانیوالی دینی تعلیم ان کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرواتی ہے اور انہیں ایک بہترین انسان بننے میں بھی مدد دیتی ہے۔ دینی تعلیم سے ان جرائم پیشہ افراد میں مثبت تبدیلیاں آجاتی ہیں اور اسلام کی مبادیات سے ناآشنا قیدی اس سے بہت سے مسائل سیکھ لیتے ہیں بلکہ کچھ قیدی تو جیلوں سے عالم دین بن کر نکلتے ہیں اور جیل سے آزاد ہونے کے بعد درس و تدریس کے فرائض بھی سر انجام دیتے ہیں۔ کئی ایک ترجمہ اور کئی حافظ قرآن بن کر نکلتے ہیں۔[9]

جب وہ جیل سے عالم دین بن کر نکلیں گے تو روشن امکان ہے کہ ان کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی آئے گی اور وہ معاشرہ میں امن وامان کو خراب کرنے کی بجائے امن کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرینگے۔ اور یہ سب دینی تعلیم کی بدولت ہوتی ہے۔ غیر مسلم قیدی بھی مسلمان قیدیوں کی دیکھا دیکھی اسلامی تعلیمات کو سیکھتے ہیں اور متاثر بھی ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ جیلوں میں صرف اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ ہر مذہب کے لوگوں کو ان کے مذہبی تعلیم کے ذریعے راہ راست پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیل قوانین میں ہندو اور عیسائیوں کے لیے گیتا اور بائبل کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔

فیضان القرآن:

فیضان القرآن دعوت اسلامی کے زیرِ نگرانی جیلوں میں قیدیوں کو اسلامی تعلیم دینے کے حوالہ سے کام کرتی ہے۔ اس تنظیم نے جیلوں میں کئی قسم کے پروگرام شروع کر رکھے ہیں اور اس کا سلیبس دو جلدوں پر مشتمل ہے جس کے مطابق قیدیوں کو پڑھایا جاتا ہے۔ جن میں جیل مدارس اہمیت کا حامل ہے۔ جس میں قیدیوں کو قرآن

---

[8] ۔ علی، راؤ شوکت. ذاتی انٹرویو، چیئرمین ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن، لاہور۔

Ali, Raw Shaukat. *Personal Interview*. Chairman Trust Jamiyyat-e-Taleem, Lahore

[9] ۔ صابر، محمد، ذاتی انٹرویو،، معلم ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن، لاہور۔

Sabir, Muhammad. *Personal Interview*, Mualam, Trust Jamiyyat-e-Taleem, Lahore

پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ان کو ناظرہ، حفظ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کی سہوت فراہم کی جاتی ہے۔[10] اس تنظیم کا زیادہ فوکس سندھ کی جیلوں میں مذہبی تعلیم ہے۔سندھ کی ایک جیل میں "شریعت کورس" بھی کروایا جارہا ہے۔

وومین ایڈ ٹرسٹ:

پاکستانی جیلوں میں مرد قیدیوں کے علاوہ خواتین بھی مختلف جرائم کی بناء پر قید ہوتی ہیں خواتین کی دینی تعلیم کے لیے ایک غیر سرکاری تنظیم وومین ایڈ ٹرسٹ کے نام سے کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں لیڈی ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ سطوت شاہین کہتی ہیں:

"یہ ادارہ جیل میں خواتین قیدیوں کی اصلاح کے لیے دینی لٹریچر فراہم کرتا ہے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ بھی مقرر کیے جاتے ہیں۔ ناظرہ قرآن کے لیے اسکے ممبران جیلوں میں جاتے جبکہ ترجمہ کے لیے ہفتہ وار دروس کا انتظام کیا جاتا ہے اس دوران جیل کی پڑھی لکھی خواتین کے ذریعے کام چلایا جاتا ہے۔"[11]

خواتین قیدیوں کے ساتھ ان کے نابالغ چھوٹے بچے بھی ہوتے ان کی نگرانی اور تربیت کے ایک اور تنظیم امور سر انجام دیتی ہے اور انکو اسلامی آداب سکھائے جاتے ہیں اسطرح بچپن میں ہی انکی اسلامی تربیت شروع کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح ان کو جیلوں میں منفی ماحول سے مناسب دوری پر رکھنے میں مدد ملتی ہے نہیں تو جس ماحول میں وہ شب و روز وہ گزار رہے ہوتے ہیں وہ بھی مجرمانہ روش پر چل سکتے ہیں۔ جیلوں میں دینی تعلیم کی بدولت بہت سے جرائم پیشہ افراد نے اللہ پاک کے سامنے سچی توبہ کی اور گناہوں کی دلدل سے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا ۔اس کے علاوہ جیل سے رہائی کے بعد اپنے دوسرے مجرم ساتھیوں کی اصلاح کی بھی کوششیں کی تاکہ وہ بھی اس گناہ بھری زندگیوں سے نکل سکیں۔

درس و تدریس:

جیلوں میں قرآن پاک کی تعلیم کے علاوہ مختلف قسم کے تبلیغی اور اصلاحی دروس کا بھی انتظام کیا جاتا ہے تاکہ قیدیوں کے دینی علم میں اضافہ کیا جا سکے اور وہ اسلامی تعلیمات کو اچھے طریقے سے سمجھ کر اپنی زندگیوں کو جو اس سے قبل معصیت میں گزر رہی تھیں ان کی اصلاح کریں اور اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں پر اپنی زندگیوں کو

10. "Ameer-e-Ahlesunnat ki Deeni Khidmat", accessed July 27, 2020. https://www.dawateislami.net/bookslibrary/1578/page/137.
11. "Woman Aid Trust ,'' Aims and Objective'', accessed October 4, 2015, www.wat.com/pk/aims-obj.php.

ڈھالیں اور دنیا میں لوگوں کے لیے مثال بن جائیں کہ اسلامی تعلیمات نے مجرموں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا۔اسی طرح نامور علماء اکرام کی جیلوں میں تقاریر کروائی جاتی ہیں اور وہ ان کو اسلام کی دعوت سے روشناس کرواتے ہیں کہ اسلام کا پیغام امن وسلامتی اور بھائی چارہ ہے۔ جیلوں میں قرآن مجید کی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے مختلف قسم کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں تاکہ قیدی قرآن میں موجود پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرکے دنیاو آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

نصابی تعلیم

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جیلوں میں سرکاری طور پر نصابی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیا ہے تاکہ قیدی جیل سے رہائی کے بعد کوئی روزگار تلاش کرکے اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے اور دوبارہ منفی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو جائے ۔اس کے لیے باقاعدہ قانون سازی بھی کی گئی ہے۔ قاعدہ:679 کے تحت تمام ناخواندہ قیدیوں کو ایک تنخواہ دار استاد کے ذریعے پرائمری تک روزانہ دو گھنٹے تعلیم دی جائے گی جنہیں پڑھے لکھے قیدیوں کا تعاون بھی حاصل ہو گا جو قیدی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کو مناسب سہولتیں فراہم کی جائینگی۔[12]

قیدیوں کے لیے لائبریریز بنائی جائیں گی۔ جہاں دینی واصلاحی کتب، جرائد ورسائل وغیرہ موجود ہونگے علاوہ ازیں قیدیوں کو اپنی مرضی کی کتب پڑھنے کے لیے اپنے خرچ کتب مہیا کی جائیں گی جو جو کہ منظور شدہ ہوں گی۔ قاعدہ 215 کے تحت اگر کوئی شخص ان پڑھ ہے تو مڈل کا امتحان دے سکتا ہے۔اسی طرح میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کا امتحان بھی دے سکتا ہے اور مختلف ڈپلومہ کورسز مثلا" عربی، اردو، فارسی، سندھی، پنجابی، بنگالی اور پشتو وغیرہ کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔[13]

متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی امتحان میں شرکت کرنیوالے قیدیوں کی سہولت کے لیے جیل میں ہی امتحانی سنٹر بنائے جاتے ہیں۔ محکمانہ طور پر قیدیوں کو بہترین انداز میں تعلیم کی فراہمی کے لیے اہم اقدامات کیے جارہے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پنجاب حکومت کی جانب سے 2009 میں سنٹرل جیل ساہیوال میں "پائلٹ پروجیکٹ " شروع کیا گیا ہے پائلٹ پروجیکٹ کے منصوبے کے تحت پرائمری اور مڈل کا امتحان دینے والے قیدیوں کی باقاعدہ تعلیم اور مکمل راہنمائی کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کے سکولوں سے مفت کتابیں بھی فراہم کی جاتی ہیں کیم

---

[12]. Pakistan Prison Rule (Govt. of Pakistan). 294.
[13]. Ibid, 104-105

جنوری 2011 سے تعلیم کے سلسلے میں دو نئے پروگرام شروع کیے گئے ہیں ایک تو پرائمری سے لے کر میٹرک تک اور دوسرا تعلیم بالغاں کے لیے "روشن راہیں" کے نام سے شروع کیا گیا ہے کہ جو بچپن میں تعلیم کے زیور سے محروم رہے وہ اب علم حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی اصلاح کا سامان کر سکیں کیونکہ معاشرہ میں اس عمر میں سکول جاتے یا علم حاصل کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے اس لیے بڑی عمر کے لوگ ہچکچاتے ہیں اور علم و شعور حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ یہ احسن قدم ہے جو کہ معاشرہ میں بھی شروع ہونا چاہیے تاکہ شعور پھیلے اور لوگوں میں سمجھ بوجھ آئے۔

اصلاحِ مجرم بذریعہ فنی و پیشہ وارانہ تعلیم

پاکستانی جیلوں میں روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ تعلیم کا بھی مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔ جیلوں میں اکثریت غریب قیدیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جرائم کی دنیا میں داخل ہونا اور پھر اس سے نہ نکلنے کی وجہ غربت بھی ہوتی ہے۔ بیروزگار اور فارغ نوجوان اپنے ماحول میں معاشی و معاشرتی بے انصافیوں اور اونچ نیچ کو دیکھ کر باغیانہ روش اختیار کر جاتے ہیں۔ جیلوں میں اس بات پر بھی توجہ دی جاتی ہے کہ ایسے لوگوں کو کوئی نہ کوئی ایسا ہنر سکھایا جائے کہ وہ جیل سے رہا ہو کر فارغ رہنے اور آوارہ پھرنے کی بجائے اپنا کوئی شروع کر دے تاکہ وہ عزت کے ساتھ اپنی روزی کما سکے اور آہستہ آہستہ جرم کی دنیا کو رخصت کہہ سکے اس لیے جیلوں میں مختلف صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ قصور، میانوالی، لاہور، راولپنڈی، ساہیوال، جھنگ اور سیالکوٹ کی جیلوں میں ٹاٹ بانی، قالین بانی، کمبل سازی، فرنیچر سازی، سلائی اور قیدیوں کے زیرِ استعمال آنے والی مصنوعات پر کام کیا جاتا ہے۔ تاکہ جب ہی قیدی جیل سے رہا ہو کر آئیں تو اپنا کام شروع کر دیں اور جیل میں بھی فارغ رہنے کی بجائے کام میں مصروف ہو کر منفی سرگرمیوں سے بچے رہتے ہیں۔[14]

قاعدہ 827 کے تحت جیل کے اندر موجود فیکٹریوں میں کام کرنے کے علاوہ قیدیوں کو جیل میں موجود باغیچہ میں بھی کام پر لگایا جاتا ہے اس کے علاوہ جیل کو ارٹر، دفاتر، سڑکوں کی تعمیر اور دفاتر کی مرمت وغیرہ پر بھی لگایا جاتا ہے ان فنی اور پیشہ وارانہ امور کی تعلیم و تربیت دینے کے لیے ہنر مند افراد کو بطور استاد مقرر کیا جاتا ہے۔[15]

جیلوں میں بنائی جانیوالی مصنوعات کے لیے خام مال مثلاً دھاگہ، چمڑا، کپڑا، کھڈیاں، سلائی مشینیں اور دیگر ضروری مشینیں وغیرہ حکومت فراہم کرتی ہے جبکہ افرادی قوت ان قیدیوں کی صورت میں ہوتی ہے جنہیں عدالت

---

[14].Inmates Knitting Crumbling Carpet Industry accessed March 15, 2019. www.The nation.com/pknews/ newspaper daily. English online/.
[15] . Pakistan Prison Rule, 350.

کی جانب سے مشقت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ قیدیوں کو ان کی محنت کے عوض ہفتہ میں پانچ دن کام کرنے پر ہر ماہ پانچ دن جبکہ پورا ہفتہ کام کرنے پر چھ دن کی معافی دی جاتی ہے او قیدیوں میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے جاتے ہیں۔ جیلوں میں نہ صرف حکومتی سطح پر قیدیوں سے مختلف مصنوعات کی تیاری کروائی جاتی ہے بلکہ نجی سطح پر بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس سلسلہ میں خام مال نجی شعبہ فراہم کرتا ہے جبکہ افرادی قوت جیل انتظامیہ قیدیوں کی صورت میں فراہم کرتی ہے اس مشقت کے نتیجہ میں محنت کا معاوضہ حکومت کو دیا جاتا ہے اور مصنوعات نجی شعبہ کو دی جاتی ہیں۔ کل معاوضہ کا 25٪ قیدیوں کو جبکہ 75٪ حکومت کو جاتا ہے۔ قیدی ملنے والے معاوضے سے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ سیالکوٹ جیل کی فٹبال فیکٹری میں فٹبال بنانے کا کام ایک نجی شعبہ کے تحت ہو رہا ہے اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور میں قالین بانی کا کام بھی نجی شعبہ کے تحت ایک عرصہ تک انجام دیا جاتا ہے۔

جیل میں صنعتوں میں قیدیوں کو دی جانیوالی پیشہ راوارانہ تربیت کے علاوہ قیدیوں حوالاتیوں اور کم سن خطاکاروں کے لیے مختلف دورانیے کے تربیتی کورسز اور تکنیکی کورسز کا بھی اجراء کیا جاتا ہے جن میں کمپیوٹر ٹریننگ، الیکٹریکل وائرنگ، ٹیلرنگ کورس، گھریلو اوزاروں کی مرمت، الیکٹریشن کورسز، ابتدائی طبی امداد سلائی کڑھائی اور بنائی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ حکومتی سطح پر پنجاب سوشل ویلفئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف ڈسٹرکٹ اور سنٹرل جیلوں لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، جھنگ، میانوالی، سیالکوٹ، قصور، گجرات، جہلم، اٹک اور رحیم یار خان کی جیلوں میں مقامی این جی اوز کے تعاون سے کم عمر قیدیوں حوالاتیوں کو مختلف ٹیکنیکل کورسز مثلاً کمپیوٹر کورسز، الیکٹرک وائرنگ، سلائی کڑھائی وغیرہ کروائے جاتے ہیں اور اس لیے ماہر اساتذہ کو تعینات کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ان کی اچھی طرح تربیت کر سکے اور ان کو ماہر بنا دے۔[16]

ٹیوٹا کا کردار

کم عمر قیدیوں کو اگر ہنر مند بنا دیا جائے گا تو اس کے بہت مفید نتائج بر آمد ہونگے۔ بچوں کا ذہن مثبت اور تعمیری کاموں کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ جو نہ صرف ان کو روزگار فراہم کرے گا بلکہ معاشرے کے لیے ایک مفید شہری ثابت ہوں گے۔ لوگوں کو لوٹنے کی بجائے ان کی مدد کریں گے۔ لاہور اور ملتان کی جیلوں میں پائلٹ

---

[16] ۔بشیر، افضل، ذاتی انٹرویو، ڈائریکٹر جنرل پنجاب سوشل ویلفئر ڈیپارٹمنٹ، ۵ جون ۲۰۱۵ء

Bashir, Afzal. *Personal Interview*. Director General Punjab Social welfare Department, June 05, 2015.

پراجیکٹ کے طور پر قیدیوں کو ہنر مند بنانے کیلئے تین ماہ دورانیہ کے ووکیشنل کورسز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔اس پائلٹ پروگرام کی کامیابی کے بعد اس پروگرام کا دائرہ کار صوبہ بھر کی جیلوں تک پھیلا دیا جائے گا۔[17]

لاہور اور ملتان میں چونکہ قیدیوں کی تعداد زیادہ ہے اس لیے تجرباتی طور پر یہاں ووکیشنل پروگرامز شروع کیے جائیں گے اور ان پروگرامز کی کامیابی کو دیکھتے پورے صوبے کی جیلوں تک ان پروگراموں کو پھیلا دیا جائے گا۔تاکہ زیادہ سے زیادہ قیدی مستفید ہو سکیں۔ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل اتھارٹی (ٹیوٹا) صوبہ بھر کی جیلوں میں 25 ہزار قیدیوں کو فنی تربیت فراہم کرے گی،ان قیدیوں کو انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق 15 ووکیشنل شارٹ کورسز میں ماہر افرادی قوت بنایا جائے گا،چیئرپرسن ٹیوٹا عرفان قیصر شیخ نے ٹیوٹا سیکرٹریٹ میں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے مرحلے میں 6400 قیدیوں کو 13 مختلف جیلوں میں ٹریننگ دی جائے گی۔جیلوں میں قید مرد، خواتین اور کم عمر نوجوانوں کو جدید کورسز میں ٹریننگ دی جائے گی۔ان کورسز میں ہوم اپلائنسز ریپئر،الیکٹریشن، کار پینٹر، بیوٹیشن، گھریلو سلائی،ویلڈر، پلمبر، موٹر سائیکل مکینک، ٹریکٹر مکینک، مشین ایمبرائیڈری، کمپیوٹر اپلیکیشنز، موٹر وائینڈگ، فیشن ڈیزائننگ، ہینڈ ایمبرائیڈری اور انڈسٹریل سٹیچنگ شامل ہیں۔[18]

عورتوں کے لیے خانہ داری، سلائی کڑھائی اور کھانے پکانے کی بہتر تربیت دی جائے گی۔مرد قیدیوں نے گھر کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ٹیوٹا نے اس مقصد کے لیے ایسے ٹیکنیکل کام سکھانے کا فیصلہ کیا ہے جن کی معاشرہ میں ضرورت ہوتی ہے۔قیدیوں کو تربیت فراہم کرنے کے لیے حکومت نے فنڈز مختص کیے ہیں تاکہ ایسے ووکیشنل سنٹرز قائم کیے جائیں جہاں قیدی اپنی مرضی سے کورسز کا انتخاب کرکے تربیت حاصل کریں۔موجودہ دور کی ضرورت کے مطابق میکنیکل کورسز میں اضافہ کیا گیا ہے۔چیئرمین ٹیوٹا عرفان قیصر کے مطابق:

"TEVTA has trained more than 6000 male and female prisoners in previous year whereas the number will be raised a 12,000 in current year.”[19]

---

[17].“Tevta Decision” accessd on July 10, 2015. https://daily.urdupoint.com/livenews/2014-10-14/news-312711.html.

[18]۔قیصر شیخ،عرفان۔ٹیوٹا، اُردو پوائنٹ اخبار تازہ ترین،۳۱جولائی۲۰۱۵ء۔

Qaiser Sheikh, Irfan. “*Tevta*”. Urdu Point Akhbar Taza Tareen, July 31 2015.

[19].“Prisoners Across Punjab” accessed on March 20, 2019. http://pakobserver.net/tevta-train-12000-prisoners-across-punjab/ Thursday, September 28, 2017.

امسال 6000 سے زائد مرد اور خواتین قیدیوں کو تربیت دی گئی ہے جبکہ اس سال یہ تعداد 12000 سے بھی بڑھائی جائے گی۔ٹیوٹا نے اتنی تعداد میں قیدیوں کو نہ صرف فنی تربیت فراہم کی ہے بلکہ بالواسطہ ان کی اصلاح بھی کی ہے کیونکہ وہ اس ٹریننگ سے روزگار حاصل کر لیں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ منفی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہوں گے۔ ٹیوٹا مینجمنٹ صدر سہیل بن رشید نے فیصل آباد میں بورسٹل جیل میں قائم ٹیوٹا کے دورے کے دوران خبر نویسوں کو بتایا:

"The authority was offering education in computer applications, motor winding, motorcycle mechanics and welding. He said tailoring courses would be launched soon. He said 25 children had been selected for each subject."[20]

حکام نے کمپیوٹر اپلی کیشنز، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل میکینکس اور ویلڈنگ میں تعلیم کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلائی کی ٹریننگ کے کورس جلد ہی شروع ہو جائیں گے. انہوں نے کہا کہ ہر موضوع کے لئے 25 بچوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ کمسن مجرموں کی اگر اصلاح نہ کی جائے تو بڑے ہو کر وہی عادی مجرم بن جاتے ہیں۔ اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کو ووکیشنل کورسز کروائے جائیں تاکہ ان کی سوچ بدل جائے اور ان کو تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں میں مصروف کر دیا جائے اور جب یہ جیل سے آزاد ہوں تو ایک ہنرمند نوجوان کی طرح باعزت روزگار حاصل کر کے ملکی معیشت میں بہتری لائیں۔

قیدیوں کی اصلاح اور معاشرہ میں باعزت بحالی کے لیے ٹیوٹا کے کردار کو مزید بڑھانے کے لیے منصوبہ بندی کی جارہی ہے تاکہ ٹیکنیکل تربیت کا دائرہ کار پورے صوبے کی ہر جیل تک بڑھا دیا جائے۔ووکیشنل اور پیشہ وارانہ تربیت سے قیدیوں میں مایوسی کے بادل چھٹ جائیں گے اور انہیں اپنا مستقبل روشن نظر آئے گا۔قیدیوں کو رہا ہونے کے بعد روزگار کی امید کی وجہ سے وہ جیلوں میں تربیت بڑے ذوق وشوق سے حاصل کرینگے۔

مؤثر اصلاحی عمل، تزکیہ نفس

یورپ اور امریکہ جیسے ممالک جو وسائل اور جدید ٹیکنالوجی سے مالامال ہیں قیدیوں کی اصلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔بجٹ کی ایک خطیر رقم قیدیوں کی اصلاح کے لیے مختص کی جاتی ہے ان کے لیے اعلیٰ

---

[20]. "Enabling Effort Tevta Starts Training Juvenile Prosoners". Accessed on 17 Apr, 2019. https://tribune.com.pk/story/1102423/enabling-effort-tevta-starts-training-juvenile-prisoners/May 13, 2016.

رہائش، خوراک اور تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ نصابی اور فنی تعلیم کے ساتھ ماہرِ نفسیات کی خدمات بھی قیدیوں کو جرائم کی دلدل سے نکالنے کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔ ان تمام جدید طریقوں کے باوجود مذہبی تعلیم کو بھی اصلاحی عمل میں خصوصی مقام ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک میں یورپ کے مقابلہ میں قیدیوں کے لیے اعلیٰ رہائش، خوراک اور تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں ہے لیکن ایک میدان میں یہ ترقی یافتہ ممالک سے آگے ہے اور وہ مذہبی تعلیم ہے۔ حکومت اور مختلف مقامی جماعتیں جیلوں میں قیدیوں کے تذکیہ نفس کے لیے اسلامی تعلیمات کے نور سے قیدیوں کے دِلوں کو منور کرتے ہیں۔ پاکستانی مسلمان مذہب سے غیر معمولی رغبت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے قیدیوں کو جب کسی گناہ یا جرم کے بارے میں قرآن وحدیث سے وعید سنائی جاتی ہے تو اکثریت اس روش سے باز آجاتے ہیں۔ جب انسان کا ضمیر اس کو برائی سے روکتا ہے تو وہ حقیقی معنوں میں برائی سے باز آجاتا ہے۔ اور اسی لیے قیدیوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں حقیقی معنوں میں اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یورپی ممالک کے مقابلہ میں کم وسائل کے باوجود قیدیوں کی اصلاح کے عمل میں سب سے زیادہ مؤثر دینی تعلیم ہے جو ایک جیل میں ایک حکومتی اور باقی مختلف دینی جماعتوں کے مبلغین فی سبیل اللہ لوگوں کی اصلاح اور ان کو معاشرے کا مفید شہری بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ بہت سے قیدی جو قتل اور لوٹ مار کے جرائم میں ملوث ہوتے جب ان کو اسلامی شریعت میں موجود انسانی جان ومال کی حرمت کے متعلق بتایا جاتا ہے تو ان کے ایمانی جذبہ کے تحت ایسے قبیح فعل سے باز رہنے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔

پاکستانی جیلوں میں اصلاحی عمل میں اسلام سے رہنمائی کی صورتیں

پاکستان کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اسلام دنیا جہان والوں کے لیے سلامتی اور امن کا پیغام لے کر آیا ہے اپنے ماننے والوں کو آپس میں شفقت، بھلائی اور پیار و محبت کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام نے دو طرح کے حقوق متعین کیے ہیں ایک حقوق اللہ ہیں اور دوسرے حقوق العباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے حقوق جو بندے کے ذمہ تھے وہ تو معاف کر سکتا ہوں لیکن اپنے بندوں کے حقوق جو اس کے ذمے تھے اس کو اس نے ادا نہیں کیا تو اس کو اللہ بھی معاف نہیں کرے گا بلکہ اس کی ضرور پوچھ گچھ ہو گی جب تک کہ وہ بندہ جس کا حق کھایا گیا ہے وہ معاف نہ کردے۔ اس لیے جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے لیے مذہب کے کردار کو آزمایا گیا ہے۔ اور پاکستانی جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے عمل میں مذہب، مذہبی لوگوں، اور مذہبی اداروں کی خدمات ناقابل فراموش ہے۔

ہماری جیلوں میں مختلف جرائم میں ملوث مجرم اپنی سزا پوری کر رہے ہیں۔ اس دوران ان کی اصلاح کے لیے ایک مناسب وقت میسر آتا ہے تاکہ وہ جرائم کی زندگی سے باہر آکر ایک ذمہ دار شہری کی حیثیت سے ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ اسلام نے تمام جرائم سے باز رہنے کی تاکید کی ہے اور اس کے مضر اثرات سے خبر دار کرتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو ان کے ارتکاب سے باز رہتے ہوئے ایک مفید شہری بن کر رہنے کی ترغیب دی ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے کہ جس نے جرائم کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں گم معاشرے کی اس انداز میں اصلاح کی کہ وہ دنیا کے لیے ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ قتل و غارت گری، غیر اخلاقی جرائم اور دیگر عمومی جرائم میں ملوث جو قوم اپنی مثال آپ تھی وہ قوم خود مصلح بن گئی اور دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو گئی۔ اور یہ مذہب اسلام ہی ہے کہ جس میں اصلاحِ مجرم کی اس قدر صلاحیت موجود ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے کی بات کی جائے تو اسلام نے کسی جرم کے ارتکاب کی صورت میں دنیا اور آخرت میں ہر جرم کی سزا کے بارے میں بھی آگاہ کیا ہے۔ مجرموں کی اصلاح کے دیگر عصری ذرائع کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی اصلاح اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کی برین واشنگ کی جائے اور ان کو جرائم کے متعلق اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی کے علاوہ ان جرائم کی اسلام نے کیا سزا مقرر کی ہے اور روز آخرت ان کی سزا کیا ملے گی۔ مزید یہ کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ پاکستان میں چند ایک جرائم ایسے کہ جن کی شرح دوسرے جرائم زیادہ ہے۔ ان جرائم میں ملوث افراد کی اصلاح اور تربیت زیادہ ضروری ہے تاکہ معاشرہ ان کے منفی اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ آیئے ان جرائم کے مرتکب افراد کی اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاح کا جائزہ لیتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قتل کے مجرموں کی اصلاح:

جب قتل کا مجرم جیل میں سزا کے طور پر قید ہو کر آتا ہے تو اس کو ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ اپنے جرم پر شرمندہ ہو اور دوبارہ جرم کے قریب بھی نہ بھٹکے۔ اس مقصد کے لیے اسلامی تعلیمات بہت واضح ہیں اور ایسے جرائم کے بارے میں قرآن و سنت میں واضح احکامات ملتے ہیں۔ اس لیے مجرموں کے ذہنوں میں اسلامی تعلیمات کو اچھی طرح ٹھوسا جائے تاکہ وہ ایسے قبیح جرم کے نزدیک نہ آئے۔ انسانیت کا اس قدر بے دریغ قتل یقیناً ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ اسلام عالمگیر امن اور سلامتی کا داعی ہے جو صرف ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا۔[21]

جس نے کسی ایک جان کو بھی قتل کر دیا اور ایسا نہ تو کسی جان کے بدلہ لینے کے لیے کیا اور نہ زمین میں پھیلے ہوئے فساد سے نمٹنے کے لئے کیا تو اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے ایک جان کو زندہ بچا لیا تو اس نے گویا سارے انسانوں کو زندہ بچا لیا۔ ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا[22]

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم (مسلمانوں کے) خون، اموال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں، اِس دن (عرفہ)، اس شہر (ذوالحجۃ) اور اس شہر (مکہ) کی حرمت کی مانند۔ کیا میں نے تم تک بات پہنچا دی؟ صحابہؓ نے کہا "جی ہاں"۔ "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔"[23]

مسلمان کو قتل کر دینا جہنم میں داخلے کا سبب ہے لیکن اس کا مصمم ارادہ بھی دوزخ میں داخل کر سکتا ہے۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے لڑ پڑیں تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایک تو قاتل ہے، لیکن مقتول کا کیا قصور؟ تو فرمایا:

"اس لیے کہ اس نے اپنے (مسلمان) ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔"[24]

---

[21]۔ المائدہ(۵)۳۲

Al-Qur'an 04: 93

[22]۔ النساء(۴)۹۳

Al-Qur'an 04: 93

[23]۔ احمد بن حنبل، المسند، محقق: الشیخ شعیب (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ) ۳۸/۴۷۴، رقم الحدیث: ۲۳۴۸۹

Ibn Ḥanbal, Abū ʿAbdillāh Aḥmad ibn Muḥammad. *Al-Musnad, Reseacher (Al-Shoib al-Sheikh). (Beirute, Mousatu Al-Risala, 1421 AH), 37, 474, Hadith 23489.*

[24]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیہ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) ص: ۱۲۴۹، رقم الحدیث: ۷۲۵۲۔

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث: النفس بالنفس والثیب الزانی والمفارق لدینہ التارک للجماعۃ[25]

(کسی مسلمان کی جان لینا، جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تین صورتوں کے سوا جائز نہیں؛ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی ہونے کی صورت میں اور جو دین سے نکل کر مسلمانوں کی جماعت کا ساتھ چھوڑ دے۔)

ان آیت واحادیث کی روشنی میں کسی پاکستانی اور مسلمان کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ پاکستان میں مسلمانوں اور بے گناہ لوگوں پر خود کش حملے کرنے والے گمراہ لوگ ہیں جن کا دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ پاکستان اور اسلام کے دشمن چاہتے ہیں کہ یہاں کا امن تباہ کر دیا جائے اور بدامنی کی آگ بڑھکا کر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ یہ لوگ پوری انسانیت کے قاتل ہیں، کیونکہ ایسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے مجرموں کی اصلاح:

منشیات سے مراد وہ اشیاء یا ادویات ہیں جو انسان کی ذہنی کیفیات اور رویوں کو بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کے استعمال سے ذہنی وجسمانی تکالیف اپنی شدت کھو دیتی ہیں۔ ہر نشہ اپنا مخصوص رویہ رکھتا ہے۔ کوئی نشہ دماغ کو سکون اور کوئی تحریک دیتا ہے۔ بعض نشے درد ختم کرنے والے اور بعض خیالات کو توڑنے مروڑنے والے ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر برصغیر میں بھنگ، چرس، شراب اور افیون کا نشہ عام ہو رہا ہے۔ کھانسی کے شربتوں، خواب آور گولیوں اور نارکوٹکس کے ٹیکوں کا استعمال پچھلے چند سالوں میں خطرناک شکل اختیار کر گیا ہے۔ 1980ء کے بعد

Muslim ibn al-Ḥajjāj , Abū al-Ḥusayn 'Asākir ad-Dīn , *Ṣaḥīḥ Muslim* (Al-Riyadh, Darul-Islam 1421 Ah, 2000 AD), 1249, Hadith 7252.

[25]۔ بخاری، الجامع الصحیح (الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیہ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء) ص:۱۱۸۵، رقم الحدیث: ۶۸۷۸۔

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. (Al-Riyadh, Darul-Islam, 1420 AH/ 1999AD). 1185, Hadith 6878.

تیزی کے ساتھ ہیروئن کی وباء پھیلی ہے۔ منشیات کی جو اقسام سب سے زیادہ خطرناک ہیں ان میں ہیروئین، چرس، افیون، کوکین اور شراب کا نشہ ہے۔[26]

مختلف اداروں کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق عادی افراد کی تعداد سات ملین سے ایک کروڑ کے درمیان ہے اور نشے کی یہ عادت ہر سال تقریباً ڈھائی لاکھ ہلاکتوں کی وجہ بنتی ہے۔[27]

اس سلسلے میں ایک بااعتماد ذریعہ اقوام متحدہ کا منشیات اور جرائم کی روک تھام کا دفتر (یواین اوڈی سی) ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ دفتر بین الاقوامی سطح پر منشیات کے استعمال اور ان کی تجارت سے متعلق حقائق جمع کرتا ہے۔ UNODC کے تازہ ترین ڈیٹا کے مطابق پاکستان میں منشیات اور نشہ آور ادویات کا غیر قانونی استعمال کرنے والے افراد کی تعداد ساڑھے سات لاکھ ہے، اور ان میں بھی پچیس سے لے کر انتالیس برس تک کی عمر کے افراد کی ہے۔ دوسرا سب سے بڑا گروپ پندرہ سال سے لے کر چوبیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا ہے۔ ان میں سے قریب سات ملین افراد میں سے بیالیس لاکھ ایسے ہیں، جو مکمل طور پر نشے کے عادی ہیں۔ اینٹی نارکوٹکس فورس اس سال جون تک آٹھ سو ملین امریکی ڈالر سے زائد مالیت کی منشیات ضبط کر چکی ہے۔[28]

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جو ہر مرض، ہر مسئلہ اور ہر اشکال کا کافی و شافی حل پیش کرتا ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کی تربیت اس انداز میں کرتا ہے کہ اس کے نتیجے میں تیار شدہ افراد دنیا کا بہترین معاشرہ تشکیل دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اسلام مختلف برائیوں میں ملوث افراد کو بھی کبھی ترغیب اور کبھی تنذیر کے ذریعے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسا کہ منشیات، خصوصاً شراب نوشی عرب معاشرے میں اس قدر رچ بس گئی تھی کہ اس کو یکسر ختم کر دینا حکمت کے منافی تھا۔ اس لیے اسے مرحلہ وار ختم کیا گیا۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں صاف صاف بیان فرمادے۔ اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی:

---

[26]"Spread of Drug Poison in Pakistan" accessed on 20 Aug, 2020. https://www.geourdu.com/pakistan-spreads-drugs-poisons.
[27] Ibid.
[28]. ibid

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ[29] وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ انہیں بتا دیں کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے فائدہ بھی ہے اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد بھی لوگوں نے شراب نہیں چھوڑی بلکہ پیتے پلاتے رہے کیونکہ اس میں حرمت کا واضح حکم موجود نہیں تھا بلکہ نقصان اور فائدہ دونوں کو ایک ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے: لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔[30]

نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جو کہو اسے سمجھ بھی لو۔

جب نماز کا وقت ہوتا تو اعلان کیا جاتا کہ نشہ کی حالت میں کوئی نماز میں داخل نہ ہو۔ لیکن اس آیت میں بھی شراب نہ پینے کا کوئی صریح حکم نہیں تھا، لہٰذا دیگر اوقات میں لوگ پی لیتے پھر آخر اس کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[31]

(اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے کے تیر شیطان کے ناپاک اعمال ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔)

اس آیت کے نزول کے بعد شراب مطلقاً حرام ہو گئی اور حلت کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: كنت أسقِی أباعبيدة وأباطلحة وأُبَیَّ بن كعب من فضيخ زهو و تمرٍ،فجاءهم آتٍ فقال: ان الخمر قد حُرِّمَت۔[32]

---

[29]۔ البقرۃ(۲)۲۱۹

Al Qur'an 2: 219

[30]۔ النساء(۴)۴۳۔

Al Qur'an 4: 43

[31]۔ المائدہ(۵)۹۔

Al Qur'an 5: 9

[32]۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص:۹۹۱، رقم الحدیث:۵۵۸۲۔

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'. 991. Hadith 5582

میں ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو کچی اور پکی کھجور سے تیار کی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔

جونہی یہ اعلان ہوا تو فوراً جام توڑ ڈالے گئے۔ مدینہ کے گلی کوچوں میں شراب کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف موقعوں پر شراب نوشی کی مذمت فرمائی۔ عبد اللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل مُسکرٍ خَمرٌ، و کل مُسکرٍ حرامٌ۔[33] ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

لَعَنَ اللهُ الخمر و شارِبَها و ساقِيَها و بائِعَها و مُبْتَاعَها و عاصِرَها و مُعْتَصِرَها و حامِلَها و المَحْمُولَةَ اِليهِ۔[34]

اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کے پینے، پلانے، بیچنے، خریدنے، اس کو نچوڑنے، نچوڑ کر رکھنے، اس کے اٹھانے والے، اور جس کے پاس اٹھا کر لے جایا جائے ان سب پر لعنت فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے معاشرے کو شراب نوشی سے پاک کرنے کے لیے لوگوں کی ذہنی اصلاح کی۔ اس کے بعد بھی اگر کسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا تو اسے کوڑے لگوائے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے:

جلد النبی ﷺ اربعین و ابو بکرٍ اربعین۔[35]

(رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابو بکرؓ نے (شراب پینے والے پر) چالیس کوڑے لگوائے۔)

ان تمام آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شراب نوشی معاشرے کے لیے تباہ کن اثرات رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی یہ بیماری عام ہو چکی ہے۔ اس کے نتیجہ میں لڑائی

33۔ مسلم، الجامع الصحیح، ص:۸۹۵، رقم الحدیث:۲۰۰۳۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim. 895 Hadith 2003.*

34۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء) ص:۷۳۹، رقم الحدیث: ۳۶۷۴۔

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath ibn Isḥāq al-Azdī al-Sijistānī. *Sunan Abī Dāwūd.* (Al-Rayadh, Darul-Islam, 1430 AH/ 2009 AD). 739. Hadith 3674.

35۔ مسلم، الجامع الصحیح، ص:۷۵۷، رقم الحدیث:۱۷۰۷۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim.* 757, Hadith 1707.

جھگڑا، قتل و غارت اور فساد معمول ہے۔ اس فساد و خون ریزی سے بچاؤ کے لیے ہمارے لیے بھی کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ ان آیات و احادیث میں بیان کردہ تنبیہات اور سزاؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اگر موثر طریقے سے مجرموں کی تعلیم و تربیت کی جائے تو یقیناً اس کے بہترین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چوری، ڈکیتی کے مجرموں کی اصلاح:

دینِ اسلام میں چوری و ڈکیتی جیسے جرائم کو نہایت بری نظر سے دیکھا ہے اور اس کے لیے کڑی سزا رکھی ہے تاکہ اسلام کے ماننے والے ایسے جرائم کے قریب بھی نہ جائیں اور جو ارتکاب کر چکے ہیں وہ روزِ آخرت ذلت و رسوائی اٹھانے سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓاْ أَيْدِيَهُمَا جَزَاء بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ [36]

اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کے کیے کی سزا اور اللہ کی طرف سے عبرت کے طور پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ کو اس کے گلے میں لٹکا دو۔[37]

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں متفرق جرائم میں ملوث مجرموں کی اصلاح:

ضرورت اس امر کی ہے کہ مختلف قسم کے جرائم کا تفصیلی جائزہ لے کر ان عناصر کی نشان دہی کی جائے جو ہمارے اجتماعی بگاڑ کا سبب بن رہے ہیں۔ البتہ اس سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیوی اعتبار سے اخلاقی اقدار کی قدر و قیمت کو واضح کیا جائے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ اگر ہم نے اصلاح کی کوشش نہ کی تو اس کے کتنے سنگین نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس حوالے سے تعلیمی اداروں میں نصاب کو اپنی سنہری تاریخی روایات اور مذہبی اقدار سے ہم آہنگ کیا جائے، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو خاص طور پر چاہیے کہ نئی نسل کی کردار سازی کے کام میں ہاتھ بٹانے کیلئے ہم قسم کے مخرب الاخلاق پروگراموں، تحریروں، تصویروں کو مکمل طور پر ختم کریں، ورنہ خدانخواستہ وہ وقت دور نہیں کہ

---

[36]۔ المائدہ(۵)۳۸۔

Al Qur'an 5: 38

[37]۔ ترمذی، جامع الترمذی(الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)ص: ۳۵۱، رقم الحدیث: ۱۴۴۷۔

وہ بزرگوں کی گرفت سے مکمل طور پر باہر نکل جائے اور مشرقی اور مغربی روایات کے دوغلے سنگم پر پہنچ کر ہم اپنی مقدس اسلامی روایات کے خاتمے کا سبب بن جائیں۔ اسلامی تعلیمات ہمیں بے حیائی اور برے کاموں سے باز رہنے کا حکم دیتی ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰیٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وسَآءَ سَبِيْلًا ۝ [38]

(زنا کے قریب مت جاؤ، بیشک یہ بے حیائی ہے اور ایک بری راہ ہے۔)

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزني العبدُ حين يَزني وهو مؤمنٌ۔[39]

(کوئی شخص زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو۔)

رسول اللہ ﷺ نے اس جرم کو گناہِ عظیم قرار دیا ہے۔[40] علامہ ابن خلدونؒ لکھتے ہیں:

”دنیا میں عروج وترقی حاصل کرنے والی قوم ہمیشہ اچھے اخلاق کی مالک ہوتی ہے، جبکہ برے اخلاق کی حامل قوم زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ معاملات میں بد اعتدالیاں، عیاشی، فحاشی، اخلاق سوزی، مادیات کا غلبہ، مذہب سے لا تعلقی، معاشرتی تعلقات سے بے نیازی جیسے مؤثرات معاشرے کے زوال کا باعث بنتے ہیں۔“[41]

ابن خلدون نے جو بات صدیوں پہلے کہی تھی، آج کے حالات و واقعات اسے بالکل درست ثابت کرتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عصر حاضر میں جو اقوام عروج وترقی میں سب سے آگے ہیں، وہ مسلّمہ اخلاقی اقدار کی پابندی

---

*A*t-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā as-Sulamī aḍ-Ḍarīr al-Būghī. *Jami` at-Tirmidhi* (Al-Riyadh, Darul-Islam, 1420 AH/ 1999AD). *351, Hadith 1447.*

[38]۔ الاسراء(۱۷)۳۲

Al Qur'an 17: 32

[39]۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص:۱۱۷۳، رقم الحدیث:۶۸۰۹۔

Al-Bukhārī. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. 1173. Hadith 6809

[40]۔ ایضاً، رقم الحدیث:۶۸۱۱۔

Ibid. Hadith 6811.

[41]۔ ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، مترجم: مولانا راغب رحمانی (کراچی، نفیس اکیڈمی، طبع یازدہم ۲۰۰۱ء) ص:۸۸۔

Ibn Khaldun. Muqaddimah. Translator: Maulana Raghib Rahmani (Karachi: Nafees Academy, Addition 10, 2001). 88.

میں بھی مثالی رویے کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ ایثار اجتماعی زندگی کا حسن ہے۔ ہوس زر اخلاقیات کی دشمن ہے، اس کا اندازہ اس تنقید سے ہوتا ہے جو قرآن نے قریش کی قیادت پر کی ہے۔ ارشاد ہوا:

فَأَمَّا الإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَن وَأَمَّا إِذَامَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلاَّبَل لاَتُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ وَلاَ تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلاًلَّمًّا وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا[42]

لیکن یہ انسان، اس کا رب جب اسے آزماتا ہے، اور عزت بخشا اور نعمتیں عطا کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے میری شان بڑھائی ہے۔ اور جب اسے آزماتا ہے اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر ڈالا۔ ہر گز نہیں، بلکہ یہ یتیم کی قدر نہیں کرتے، اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے ایک دوسرے کو نہیں ابھارتے اور وراثت کو سمیٹ سمیٹ کر ہڑپ کر جاتے ہو اور تم مال کی محبت میں متوالے ہوئے رہتے ہو۔

خلاصہ بحث

مجرموں کو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کرنا ہی قید کا مقصد نہیں ہے بلکہ ان کی قید کے دوران ان کو دوبارہ ایسے فعل سے باز رکھنے اور ان کو معاشرے کا ایک مفید شہری بنانے کے لیے اصلاحی عمل ہی اصل منزل ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ جرائم ہوتے اور مجرموں کو سزا کے طور پر جیلوں میں قید کیا جاتا ہے۔ جن ممالک کے پاس وسائل زیادہ ہیں وہ قیدیوں کو اچھی تعلیم و تربیت فراہم کرتے ہیں۔ حالی سالوں میں پاکستانی جیلوں کے امور میں کافی بہتری آئی ہے۔ رہائش اور خوارک کے معیار کو بہتر بنایا گیا ہے۔ دینی تعلیم جو کہ شروع سے ہی اصلاحی عمل کا حصہ ہے کے نصاب میں وسعت کی گئی ہے نصابی تعلیم کو ماسٹر لیول تک لیجایا گیا اور سب سے اہم بات فنی اور پیشہ وارانہ تربیت کا آغاز اور اس کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہے۔ اگر اسلامی اصولوں کے تحت قیدیوں کی اصلاح کے عمل کو ڈھالا جائے تو اچھے نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔ اسلام علم کے حصول کی تلقین کرتا ہے اس لیے جیل حکام کی اولین ترجیح قیدیوں دینی علم اور پھر نصابی اور پیشہ وارانہ تعلیم و تربیت کی فراہمی کو یقینی بنانا ہو گا۔ جس سے مجرموں کو اسلامی احکامات کا علم ہو گا کہ گناہوں کی وجہ سے کن دنیاوی اور اخروی سزاؤں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور گناہوں کو چھوڑنے سے کونسے انعاماتِ خداوندی حاصل ہوں گے۔ اسلام رزق حلال کمانے کو عبادت تصور کرتا ہے اور جرائم کے

---

[42]۔ الفجر (۸۹) ۱۵۔۲۰

Al Qur'an: (89) 15-20

اسباب میں ایک وجہ بیروزگاری اور فراغت بھی ہے۔اگر اسلامی شریعت کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے قیدیوں کو رزق حلال کمانے کی تلقین کی جائے تو جرائم میں واضح کمی آسکتی ہے۔شریعت کی روشنی میں حلال و حرام کی تعلیم سے چوری ڈکیتی اور رشوت ستانی جیسے جرائم کی شرح کو کم کیا جاسکتا ہے۔ حقوق و فرائض کی تعلیم سے معاشرتی اور خاندانی معاملات میں بہتری آئیگی۔ قیدیوں کو عفو و درگزر کے فضائل سے آگاہ کرنے سے مجرموں میں حلم اور بردباری کے جذبات پیدا ہوں گے۔ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی زیادتیوں سے صرفِ نظر معمول بن جانے سے لڑائی جھگڑوں سے بچا جاسکتا ہے۔ان تمام عوامل کے لیے ضروری ہے کہ جیلوں کے اندرونی حالات کو سب سے پہلے سازگار بنایا جائے۔جیلوں میں ایسے سٹاف کو متعین کیا جائے جو رشوت ستانی اور دوسرے اخلاقی جرائم سے خود پاک ہوں وہ مجرموں کے لیے ایک اچھا نمونہ ثابت ہوں۔قیدیوں کی تعلیم کے لیے جو اساتذہ مقرر کیے جائیں ان کا تعلیمی معیار بہتر ہو اور ان کی متعلقہ شعبہ میں تربیت یافتہ ہوں تاکہ وہ قیدیوں کو اپنی بات احسن انداز میں ذہن نشین کرواسکیں۔چونکہ دینی تعلیم انسانی ذہن کو زیادہ متاثر کرتی ہے لہذا اچھے اسلامی سکالرز کی خدمات حاصل کی جائیں کیونکہ ایک مجرم کی اصلاح اس کے بہت سے جرائم پیشہ افراد کی اصلاح کا باعث بن سکتی ہے۔ جیلوں میں زیادہ تر جرائم حقوق و فرائض اور حلال و حرام کے بارے میں نہ جاننے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔اس لیے ان امور میں مہارت رکھنے والے علماء کو یہ ذمہ داری تفویض کی جائے۔بیروزگاری بہت سے جرائم کی وجہ ہوتی ہے اس کے لیے قیدیوں کو جدید تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے پیشہ وارانہ تربیت فراہم کرنی ہوگی۔تاکہ وہ جیل میں ایسا کام سیکھیں جو کہ رہائی کے بعد ان کو روزگار تلاش کرنے یا اپنا کاروبار شروع کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوسکے۔اسلامی امر و نہی کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قیدیوں کی رہائی کے بعد بھی ان کی اصلاح اور نیکی کی راہ پر گامزن رکھنے کے لیے مسلسل نگرانی رکھنے سے بہت مفید نتائج مرتب ہونگے۔

تجاویز

چنانچہ اصلاحِ معاشرہ کے بنیادی عناصر ریاست، علماء اور خود فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے رویوں کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کرے۔ریاست اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ فرد کو اس کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں باشعور بنائیں۔علاوہ ازیں درج ذیل باتوں کا اہتمام کرنے سے اخلاقی بے راہروی و دیگر جرائم کے مرتکب مجرموں کی کافی حد تک اصلاح ہوسکتی ہے۔

۱۔ فرد کا مذہب کے ساتھ تعلق کو بڑھایا جائے۔ایک مجرم گناہوں کی دلدل سے صرف اسی صورت نکل سکتا ہے جب اس کا اللہ کی ذات پاک پر مکمل یقین ہو کہ وہ مجھے اس گناہوں کی اندھیر نگری سے نکال سکتا ہے۔

۲۔اسلام فرد کی اصلاح کے لیے جذبہ احتساب کو اجاگر کرتا ہے۔وہ اپنے گناہ کو اپنے اوپر ایک بوجھ تصور کرتا ہے۔جب کسی گناہگار کو احساس ہوتا ہے کہ اس نے یہ غلطی کی ہے تو وہ اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔

۳۔جب آدمی خوفِ خدا دل میں لیے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کے نفس میں پاکیزگی آتی ہے۔ اور تزکیہ ٔنفس کا یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو ایک گناہ گار صحیح معنوں میں مسلمان بن جاتا ہے اور ہر قسم کے جرم سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

۴۔آج سب سے زیادہ ضرورت بچوں کی اسلامی تربیت کی ہے ان کو دین کی طرف اگر بچپن میں ہی راغب کرینگے تو وہ آئندہ زندگی میں بہت سی برائیوں سے بچ جائیں گے اور گناہ کی طرف مائل نہیں ہوں گے۔

۵۔عورتوں سے متعلق جرائم سے بچنے کے لیے معاشرہ میں اسلامی اقدار کو فروغ دی جائے تاکہ تمام لوگ ہی اسلامی معاشرتی اور اخلاقی تعلیمات کو اچھی طرح جان سکیں۔

۶۔قیدیوں میں جرم اور روزِ قیامت میدانِ حشر میں اس کے مواخذہ کی سوچ کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ اپنے جرم سے تائب ہو کر نیک اور متقی بن جائے۔

۷۔ قیدیوں کی اصلاح کے لیے ماہرِ نفسیات کی خدمات حاصل کی جائیں تاکہ وہ ان کی نفسیات اور سوچ کا جائزہ لے کر ان کا نفسیاتی طور پر ان کی اصلاح کر سکے اور اس کی مثبت کاموں کی طرف توجہ مبذول کرواسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.